

ایس ڈی پی آئی پریس ریلیز

شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ مرمری (پارہ) کے خطرہ کو اقوام متحدہ کے معاہدہ پر بات چیت سے پہلے اہمیت نہیں دی گئی

اسلام آباد: آج کی جاری کردہ نئی رپورٹس کے مطابق سمندری غذا میں عالمی سطح پر پھیلی ہوئی پارہ کی امیزش اور سمندری خوراک میں پائی جانے والی میتھائل مرمری کی متعین کردہ معیار سے کم مقدار کے متعلق چند سال پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ صحت کے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔ زیرو مرمری ورکنگ گروپ (ZMWG)، بائیوڈائیورسٹی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (BRI) اور پالیسی ادارہ برائے پائیدار ترقی (SDPI) تین رپورٹوں کی اشاعت کے لئے تعاون کر رہا ہے۔

”اگر موجودہ آلودگی کے رجحانات ایسے ہی بلا روک ٹوک بڑھتے رہے تو 2050ء میں بحر اوقیانوس میں پارہ کی سطح 50 فیصد تک بڑھ سکتی ہے۔ یہ بات ڈاکٹر محمود احمد خواجہ، سینئر ایڈوائزر، کیمیکلز اور پائیدار صنعتی ترقی، پالیسی ادارہ برائے پائیدار ترقی (SDPI)، اسلام آباد، پاکستان نے کہی۔ یہ تمام حکومتوں کے لئے انتباہ ہے کہ وہ پارہ کی آلودگی کی بڑھتی ہوئی لہر کو روکنے کیلئے ایک مضبوط معاہدے کو حتمی شکل دیں۔“

پاکستان میں زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم پارہ کے اخراج اور منتقلی کا تخمینہ بالترتیب 36,000 اور 11,000 کلوگرام سالانہ ہے۔ ملک میں پارہ استعمال کرنے والے بڑے بڑے پلانٹ، کلور۔الکلی پلانٹ، اس کے بعد روشنی کے ذرائع بلب اور ٹیوب اور دانتوں کے مرمری مرکبات کی پیداوار ہیں۔ نئے سائنسی نتائج کو اقوام متحدہ کے پانچویں اور آخری مذاکرات کے آغاز میں پیش کیا جائے گا، تاکہ پارہ کے استعمال اور آلودگی کو کم کرنے کا ایک عالمی قانوناً پابند معاہدہ تشکیل دیا جاسکے۔ قانونی متن، جو کہ ”بین الاقوامی گفت و شنید کی کمیٹی“ کی طرف سے پیش کیا گیا تھا، 18 جنوری 2013ء کو جینوا، سویٹزرلینڈ میں مکمل ہونے کی امید ہے۔

”تازہ ترین سائنسی نکات پارہ کے عالمی بحران سے نمٹنے کے لئے سختی سے کمی کرنے والے اقدامات پر زور دیتی ہے“ یہ بات علینا لہریدی۔ سٹیو، کو آرڈینیٹر معاون ZMWG یورپین ماحولیاتی بیورو برسلز، بلجیم نے کہی۔

دیگر سائنس کے اہم نتائج درج ذیل ہیں:

- پارہ کی اوسطاً موجودگی کی وجہ سے مختلف سمندری خوراک کو تقریباً 100 اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔
- باقاعدگی سے استعمال کئے جانے والی سمندری غذاؤں میں بھی پارہ کی مقدار موجود ہوتی ہے جو کہ ”محفوظ“ سطح سے بلند ہے (امریکہ کی ای پی اے (EPA) کے معیار پر)۔ تاہم، ایسی سمندری غذائیں بھی موجود ہیں جو کہ نہ صرف پارہ کی کم مقدار رکھتی ہیں بلکہ اومیگا 3 کے فوائد بھی رکھتی ہیں۔
- حالیہ کئی وبائی امراض کے مطالعہ سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ مچھلی کی عام مقدار کے استعمال سے جنین اور بچوں کو خطرہ میں ڈال سکتی ہے اور یہ کہ ”موجودہ صحت کی رواداری“ کا معیار کی سطح پر نظر ثانی کی جانی چاہئے تاکہ جدید سائنسی تحقیق کی عکاسی ہو سکے۔
- ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا میں پارہ کی مقدار کے پیمانے کو سمجھنا نہایت اہم ہے تاکہ موجودہ معاہدہ کی افادیت جانچنے کے لئے مناسب فیصلے کئے جاسکیں۔“ ڈیوڈ سی ایورس، پی ایچ ڈی، منتظم اعلیٰ بی آر آئی (BRI) اور ممبر UNEP فیٹ اینڈ ٹرانسپورٹ پارٹنرشپ گروپ نے مزید کہا۔

برائے رابطہ:

محمد شعیب

ایسوسی ایٹ کوارڈینیٹر ایس ڈی پی آئی، اسلام آباد، پاکستان

ٹیلیفون: 0092-51-2278134